رسول اللہ ﷺ نے ایک لمبی حدیث میں فرمایا ہے۔ جسے امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

((وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ)) [1]

''جس شخص کے عمل سست ہوں اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔''

حافظ ابن رجب رحمہ اللہ اپنی کتاب ''جامع العلوم والحکم'' میں اس حدیث مبارکہ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ درحقیقت عمل ہی انسان کے درجات آخرت میں بلند کرتا ہے۔'' جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا﴾ (الانعام: ۱۳۲)

''ہر شخص کو اس کے اعمال کے مطابق درجات ملیں گے۔''

لہٰذا جس شخص کے اعمال اسے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بلند درجات تک پہنچانے سے قاصر ہوں اس کا نسب اسے ان درجات تک نہیں پہنچا سکے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جزا اعمال کے مطابق رکھی ہے نہ کہ نسب کے مطابق، جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ﴾

(المؤمنون: ۲۳/ ۱۰۱)

''جب صور پھونکا جائے گا تو لوگوں میں کوئی رشتہ باقی رہے گا نہ وہ ایک دوسرے سے کچھ مانگیں گے۔''

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو حکم دیا ہے کہ وہ نیک اعمال کی بدولت اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت حاصل کریں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِيْنَ

---

[1] صحيح مسلم، الذكر والدعاء، باب فضل الإجماع على تلاوة القرآن......ح: ۲۶۹۹.

الْغَيْظَ﴾ (آل عمران۳/ : ۱۳۳، ۱۳۴)

’’اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کے حصول کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھو جس کی چوڑائی آسمان وزمین کے برابر ہے۔ وہ جنت ان نیک لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو خوشحالی اور تنگی ہر حال میں خرچ کرتے ہیں اور اپنے غصے کو پی جاتے ہیں۔‘‘

نیز فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ هُمْ مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ○ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ○ وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ○ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ○ أُولَئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ﴾

(المؤمنون: ۲۳/ ۵۷تا ۶۱)

’’بلاشبہ جو لوگ اپنے رب کے ڈر سے ہمیشہ سہمے رہتے ہیں اور اپنے رب کی آیات پر مضبوط ایمان رکھتے ہیں اور اپنے رب کریم کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتے اور بہترین اعمال کرنے کے باوجود دل میں ڈرتے رہتے ہیں کہ آخر انہیں اپنے رب کے ہاں حاضر ہونا ہے، یہ لوگ نیکیوں میں لگے رہتے ہیں اور سب سے آگے نکل جاتے ہیں۔‘‘

پھر ابن رجب نے بہت سی ایسی آیات واحادیث نقل فرمائی ہیں جو نیک اعمال کی طرف ابھارتی ہیں اور یہ بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی محبت بھی تقویٰ اور نیک عمل ہی سے حاصل ہوسکتی ہے۔ پھر آخر میں انہوں نے سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی صحیحین میں مروی یہ حدیث ذکر فرمائی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: